سوال

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نبی ابراھیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا چاہتے تھے ، میرے اور ایک کافر کے درمیان بحث ہوگئ تو اس کافر نے یہ کہا کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے ۔ تو اسے بحث و تمحیث کے بعد مجھ پر یہ واضح ہوا کہ جس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق صحیح پتہ نہیں چلتا (اس مترجم نسخہ کے مطابق جو اس کے پاس ہے) سورۃ نمبر (37) آپ سے گزارش ہے کہ ابراھیم علیہ السلام اور قربانی کے متعلق مسلمانوں کا موقف دلائل کے ساتھ واضح کریں ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی نے اپنے بندے اور خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے :

اور اس (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا میں تو ھجرت کرکے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری راہنمائ کرے گا ، اے میرے رب مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما ، تو ہم نے اسے ایک بردبار اور حلیم بچے کی بشارت دی ، پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے ، تو اس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں ، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے ؟ بیٹے نے جواب دیا ابا جان ! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ، غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا ، تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراھیم ! یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا ، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ، درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا ، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا ، اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد میں انے والوں کے اندر باقی رکھا ، ابراھیم علیہ السلام پر سلام ہو ، ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ، بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا ، اور ہم نے اس کو اسحاق علیہ السلام نبی کی بشارت دی جو کہ صالح لوگوں میں سے ہوگا ، اور ہم نے ابراھیم و اسحاق علیہما السلام پر برکتیں نازل فرمائیں ، اور ان دونوں کی اولاد میں بعض تو صالح و محسن اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں الصافات (99-113)

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اللہ تعالی اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے ملک سے ھجرت کی تو اللہ تعالی سے سوال کیا کہ وہ انہیں صالح اولاد عطا کرے ، تو اللہ تعالی نے ایک حلیم و بردبار بچے کی خوشخبری دی جو کہ اسماعیل علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ ہی پہلے بچے ہیں جو کہ (ابراھیم خلیل علیہ السلام) کے ھاں پیدا ہوئے ، اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں اہل ملل کے درمیان کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا کہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے پہلے بیٹے ہیں ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ (پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے) یعنی جب وہ جوان ہوا اور اپنے والد کے کام آنے لگا ، مجاھد کہتے ہیں کہ جب وہ اس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا ، یعنی جوان ہوگیا اور سفر کرنے اور اتنی طاقت آگئ کہ جو کچھ اس کا والد کرتا ہے اس میں ھاتھ بٹانے لگا جب یہ کچھ ہو تو ابراھیم علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا کہ انہیں انکے اس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے ۔

اور حدیث شریف میں وارد ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ < انبیاء کی خوابیں وحی ہوتی ہیں > اور اللہ تعالی کی طرف سے یہ ایک امتحان تھا کہ اس کا خلیل وہ اپنے عزیز ترین بیٹے کو جو کہ اسے بڑھاپے میں ملا ہے ، اور جب اس بات کا حکم دیا گیا کہ اسے اور اس کی ماں کو ایسی جگہ پر چھوڑ دیں جو بے آب و گیاہ اور چٹیل میدان ہو ، اور ایسی وادی

میں جہاں پر نہ تو کوئی انس کرنے والا اور نہ ہی حرکت ہو، اور کھیتی اور جانور ہو تو اس نے ان کے بڑھاپے کو اور زیادہ کر دیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اللہ تعالی کے حکم پر عمل کیا اور انہیں وہاں اللہ تعالی کے سہارے اس پر توکل کرتے ہوئے وہاں چھوڑ دیا، تو اللہ تعالی نے ان کے لئے اس تنگی سے نجات پیدا کر دی اور انہیں ایسا رزق عطا فرمایا جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔

پھر اللہ تعالی نے اس سارے معاملے کے بعد اپنے خلیل کو وہ بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا جو کہ اس کا اکلوتا اور پہلا تھا جس کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں تو پھر اس کا جواب دیتے ہوئے اور اللہ تعالی کا حکم ماننے میں جلدی کرتے ہوئے یہ سارا معاملہ اپنے اس بیٹے کے سامنے رکھا تا کہ اس کے دل میں یہ بات اسان ہو جائے اس کے بدلے کہ وہ اسے مجبور کر کے پکڑے اور زبردستی کرتے ہوئے ذبح کر دے :

تو اس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے ؟

تو بردبار اور حلیم بیٹے نے جلدی سے جواب دیا :

بیٹے نے جواب دیا ابا جان! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے

تو یہ جواب انتہائی سیدھا اور اللہ تعالی اور والد کی اطاعت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے : غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا اسلما کے معنی کے متعلق کہا گیا ہے یعنی جب وہ دونوں اللہ تعالی کے حکم کے سامنے جھک گئے اور اس پر عمل کرنے کا پختہ عزم کر لیا، اور تلہ للجبین، کا معنی یہ ہے کہ اسے چہرے کے بل لٹا دیا، ایک قول ہے کہ اسے گدی کی جانب سے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تا کہ وہ ذبح کرتے ہوئے اس کے چہرے کو نہ دیکھے یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اور مجاھد اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور ضحاک رحمہم اللہ تعالی جمیعا کا ہے۔

اور اسلما، کا معنی ہے، یعنی ابراھیم علیہ السلام نے تکبیر کہی اور بیٹے نے موت کے لئے کلمہ شھادت پڑھا سدی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس کے حلق پر چھری چلائی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کاٹا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھری اور حلق کے درمیان تامبے کی پلیٹ حائل کر دی گئی تھی، واللہ تعالی اعلم، تو اس وقت اللہ تعالی کی طرف سے یہ آواز دی گئی :

تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراھیم! یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا یعنی آپ کے امتحان اور اللہ تعالی کی اطاعت کی طرف جلدی کرنے کا مقصد پورا ہو گیا وہ اس طرح کہ تیرا بیٹا قربانی کے لئے اور تیرا بدن آگ کے لئے اور تیرا مال مہمانوں کے لئے خرچ ہونا یہ سب امتحان ہے، تو اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا :

در حقیقت یہ کھلا امتحان تھا یعنی واضح اور ظاہر امتحان۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان : ، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا یعنی اس کے بیٹے کے ذبح کے بدلے میں اللہ تعالی نے جو اس کے لئے بطور عوض آسان کر دیا، اور جمہور علماء سے مشہور یہ ہے کہ وہ عوض اور فدیہ وہ سفید رنگ کا موٹا تازہ سینگوں والا مینڈھا تھا، امام ثوری رحمہ اللہ تعالی نے عبد اللہ بن عثمان بن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہ ابن عباس بیان کرتے ہیں وہ مینڈھا چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ اس مینڈھے کا سر ابھی تک کعبہ کے پرنالے کے پاس لٹک رہا ہے، تو یہ اکیلی ھی اس بات کی دلیل ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ وہ ہی مکہ میں مقیم تھے اور اسحاق علیہ السلام کے متعلق ہمیں یہ علم نہیں کہ وہ بچپن میں مکہ تشریف لائے ہوں، واللہ تعالی اعلم۔

دیکھیں البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر (1/157-158)

تو جیسا کہ اوپر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں نا کہ اسحاق علیہ السلام اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے ان آیات کی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ کئی ایک وجوھات

سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں اس کا خلاصہ ہم یہاں پیش کررہے ہیں :

1- یہ کہ اسماعیل علیہ السلام پہلے بیٹے ہیں جن کی ابراھیم علیہ السلام کو خوشخبری دی گئی ، اورپھر مسلمانوں اوراھل کتاب کے ھاں متفقہ طورپر وہ اسحاق علیہ السلام سے بڑے ہیں اوراھل کتاب کے ھاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یشک اللہ تعالی نے ابراھیم علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کریں اورایک نسخہ میں پہلے بیٹے کے الفاظ ہیں ۔

2- یہ کہ جو پہلا بچہ ہو اوراس کے بعد اور کوئی اولاد نہ ہو تو ابتلاء اورامتحان کے اعتبار سے اس کے ذبح کا حکم زیادہ سخت ہوتا ہے ۔

3- یہ کہ اللہ تعالی نے جو بشارت دی ہے اس میں غلام حلیم یعنی بردبار بچے کا ذکر کیا ہے اوراس کے بعد یہ فرمایا :

اورہم نے اسے نبی اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی جوکہ صالحین میں سے تھا اورفرشتوں نے جب ابراھیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری سنائی توانہوں نے یہ کہا : یشک ہم نے تجھے ایک علیم بچے کی خوشخبری دی ۔

4-اوریہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

توہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی ، اوراسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) کی بھی یعنی ان دونوں کی زندگی میں ہی بچہ پیدا ہوگا جس کا نام اسحاق رکھا جائے گا ، اوراس کا جانشین بھی ہوگا ، اس کی نسل میں سے آگے نسل چلے گی اوراورلاد پیدا ہوگی ۔

تواس بیان کے بعد یہ جائز نہیں کہ اسے بچپن ہی میں ذبح کرنے کا حکم دے دیا جائے کیونکہ اللہ تعالی نے ان دونوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس کی جانشینی اورنسل ہوگی ۔

5-اورپھر یہ بات بھی ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کو یہاں پر حلیم کے وصف سے متصف کیا گیا ہے کیونکہ یہ حلم کا وصف ہی جگہ پر مباسب ہے ۔

تفسیر ابن کثیر (15/4) ۔

واللہ تعالی اعلم .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر : 5522